غالبؔ اور ریاض الافکار

جناب نثار احمد صاحب فاروقی بی، اے .... دلی

---

(۱)

ریاض الافکار[۱] مؤلفہ وزیر علی عبرتیؔ عظیم آبادی فارسی کے نثر نگاروں کا تذکرہ ہے، اس میں ۱۰۴ نثر نگاروں کے مختصر تراجم اور اُن کی نثر کے نمونے شامل ہیں۔ وجہ تالیف کے ذیل میں عبرتیؔ لکھتا ہے:

"...... وزیر علی عظیم آبادی متخلص بہ عبرتی ..... چنیں عرضہ دہ می گرداند کہ ایں دلدادۂ سلمائے سخن را بیشتر اوقات دل و دیدہ وقفِ مطالعہ منشآتِ شیریں بیانانِ ہند ..... ماندے، ازاں جریدہ پُرسوز و گداز ہر رقعہ را کہ چیزے برگِ جاں نشتر زن یافتے با بعضے مختصر مکاتیبِ ہمعصرانِ خود، نظر بملامتِ ابنائے زماں، باختصارِ تمام سوادش بقرطاس پارہ ہا بری گرفت، و نبذے ازحالِ خجستہ مآل (۲ ب) آں معنی پژوہاں بقدرِ فہمِ نارسا از روئے تذکرہ ہا مثلِ یدِ بیضا و سروِ آزاد و مراۃ الخیال و ریاض الشعرا وغیرہ ذٰلک نیز دریافتہ ضمیمۂ مکتوبِ شاں می ساخت، امّا از سخت گیریٔ روزگار و ہجومِ انواعِ اضطرار، کُجا سر رشتہ جمعیت بکف می افتاد کہ درصددِ انتظامش می شد، مگر دریں زماں کہ سنہ یک ہزار و دو صد و شصت و ہشت (۱۲۶۸) از ہجرتِ نبوی است و محرّرِ اوراق بہزار کلفت بہ گردیار از وطن آمادۂ گرم روی است،

---

[۱] تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو: Supplement to the catalogue of the Persian Manuscripts in the oriental Public Library at Bankipore Vol. I pp. 48-61 (Patna 1932)

نخواست کہ ہمچو طومار عالیہ اندوختہ، سالہا را رائگاں دہد، ناگزیر آں جملہ مکاتیب را بقید حروف تہجی مشتمل بر بست وہشت خیاباں زیب انتظام دادہ بہ "ریاض الافکار" مسمٰی ساخت ...."

ان ۱۰۴ نثر نگاروں کے تراجم میں مندرجۂ ذیل نام بھی ملتے ہیں:

میر احسن علی احسن لکھنوی [۴ ب] محمد صادق خاں اختر [۵ ب] سراج الدین علیخاں آرزو [۶ - الف] اوجاگر چند الفت [۹ ب] پیارے لال الفتی [۱۰ - الف] امرت لال [۱۱ ب] امیر حسن بسمل کاکوروی [۱۴ - الف] مہدی علی بسمل فتح پوری [۱۴ - الف] خواجہ حسین میرزا ثنائی [۱۸ ب] داراب بیگ جویا [۲۰ ب] شیخ غلام علی راسخ [۲۹ - الف] شیر خاں لودی [۳۸ - الف] طالب آملی [۴۱ ب] عرفی [۴۶ - الف] ناصر علی سرہندی [۴۷ الف] اسداللہ خاں غالب [۴۷ - الف] محمد اکرم غنیمت کنجاہی [۴۸ - الف] محمد محسن فانی کشمیری [۴۹ - الف] ابوالقاسم کاہی [۵۳ ب] ابوطالب کلیم [۵۴ - الف] راجا رام نرائن موزوں [۵۷ - الف] منیر لاہوری [۵۷ - الف] نصیرای ہمدانی [۶۰ - الف] امیر علی نوائی [۶۱ - الف] ہمایوں بادشاہ [۶۶ - الف]

اس تذکرے کے بہت کم نسخوں کا علم ہے، ایک خطی نسخہ کتاب خانۂ خدا بخش پٹنہ میں محفوظ ہے[۱] دوسرا نسخہ محب مکرم ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو (ریڈر شعبۂ علوم اسلامی، مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ) کے ذخیرۂ کتب میں ہے[۲] موخر الذکر (۶۹) اوراق پر مشتمل ہے اِس کا مسطر (۱۳) سطری خط شکستہ شفیعا آمیز، روشنائی متن کی سیاہ اور عنوانات کی شنگرفی ہے سائز 7 × 11" ہے۔ یہ جس مجلد میں ہے اس میں مندرجہ ذیل نسخے بھی شامل ہیں:

۱- مکاتبات عبرتی (۱۲۵۹ھ) ۲- رسالہ در قواعد مضاف مضاف الیہ وغیرہ از عبرتی (۱۲۵۹ھ)

۳- رسالہ رفیع الدین فی قواعد الشعر (عربی) ۴- رسالہ فی التعریب لمحمد بن سراج الدین المنشی (عربی)

---

[۱] ملاحظہ ہو کتب خانہ بانکی پور کی فہرست کا ضمیمہ جلد اول صفحات ۴۸ تا ۶۱ - فہرست نگار نے نسخہ خدا بخش کی خاصی تفصیل دی ہے۔ [۲] میں نے اسی نسخے سے استفادہ کیا ہے، میں ڈاکٹر آرزو کا تہ دل سے ممنون ہوں کہ انھوں نے مجھے یہ نسخہ مستعار دیا اور اس سے فائدہ اٹھانے کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔

۵ - مزیل الاغلاط فی اغلاط القاموس والصراح محمد حبیب اللہ (عربی)
۶ - عطیہ کبریٰ - سراج الدین علی خاں آرزو - ۷ - موہبۃ عظمیٰ - سراج الدین علی خاں آرزو
۸ - رسالہ دربیان حروف تہجی مع فوائد دیگر -

اس تذکرہ میں مرزا اسداللہ خاں غالب دہلوی کا ترجمہ بھی شامل ہے (ورق ۴۸ - الف) اور ظاہر ہے کہ یہ اُن کی زندگی ہی میں لکھا گیا ہے، غالب کی نثر کے نمونے کے طور پر اُن کے ایک فارسی خط کا اقتباس پیش کیا گیا ہے یہ خط کلیاتِ نثرِ غالب میں موجود ہے، مگر ہم اُس کی متعلقہ عبارت یہاں اس لئے نقل کر رہے ہیں کہ اس میں نسخۂ مطبوعہ سے بعض اختلافات بہت اہم پائے جاتے ہیں، ہم نے مقابلہ کلیاتِ نثرِ غالب کے اس مطبوعہ نسخے سے کیا ہے جو مطبع منشی نولکشور سے جنوری ۱۸۶۸ء میں چھپا تھا۔

وزیر علی عبرتی کی ملاقات کبھی غالب سے نہیں ہوئی، لیکن وہ غالب کا ذکر بڑی عقیدت و احترام کیساتھ کرتا ہے، غالب کے بارے میں اُن کے معاصر تذکروں میں جو کچھ لکھا ہے اس کے ذیل میں ریاض الافکار کی مندرجہ عبارت بہت اہمیت رکھتی ہے۔

(۲)

ترجمۂ غالب

[۴۷ - الف] غالب : اسم منیف آں میر آہنگِ قافلۂ نغز کلامانِ ہند میرزا اسداللہ خاں، مولد حمیدہ بنیادش خاکِ جوہر خیزِ دارالسلطنۃ دہلی[۱] [۴۷ ب] بتقریبے[۲] از وطنِ مالوف بکلکتہ پیوستہ، مذاق شناسانِ کلکتہ بر سیف لسانی و مُوشگافیٔ آں سخن رسِ نکتہ پیوند خارِ حسرت دَر دلہا شکستہ، دَر صَدَدِ آویزش باں مُغتنمِ روزگار گشتند[۳] - خصوصاً مرزا امان علی خاں کہ اصلاً باں مستعدِ روزگار جادؤ زباں نسبتے ندارد، ازاں جا کہ آں معنی سگال خیلے ماہر ایں فن بود، بہ نیرُوے طبعِ رَسا بر ہمہ غالب آمد، ہر چند

[۱] یہ غلط ہے، غالب کا مولد دہلی نہیں آگرہ ہے۔ [۲] غالب اپنی پنشن کے مقدمہ کی پیروی کے لئے کلکتہ ۱۸۲۸ء میں گئے تھے (ملاحظہ ہو ذکر غالب /۵۷ طبع سوم) [۳] یعنی غالب اور حامیانِ قتیل کا معرکہ، غالب کی سوانح کے سلسلہ میں اس کی تفصیلات ملتی ہیں۔

مَن مُحرّرِ اَوراقؔ را دَولتِ ہمدمیٔ آں جانِ سخن نصیب نگشت، مگر پارۂ نظم ونثرِ آں خوش تلاش کہ از بیاضِ مُشفقی میرذُوالفقار علی صاحب بچشم درآمد، اینقدر دریافت گشت کہ چہ نظم وچہ نثر، درہمہ، بپارسی زباں اُستادِ طرزِ خاص است۔ ماہم عصراں را جُز گوش گشتن وشنُفتنِ کلامِ مَتینَش، چہ یارائے حرف زدن، بَر رُوئے اُو۔ تادمِ تحریرِ ایں اوراق [1] بشاہ جہاں آباد بعیش می گذارد۔ ایں رقعہ ملاعب مضمون ازاں غالبِ عرصۂ دَہراست کہ خدمتِ مولوی سراج الدین احمد [2] برنگاشتہ: [3] رقعہ۔

نمونۂ نثرِ غالب | " اے [4] مولوی سراج الدین احمدؔ۔ بترس ازخدائے جہاں [5] کہ چوں قیامت قائم گردد وآفریدگار بَداد نشیند [6]، من گریباں دَرّاں [7] ومُویہ کُناں دراں ہنگامہ آیم، ودرتو آویزم [8] کہ یک عمر مرا بمحبّت فریفتی [9] ودلم بُردی [10]، وچُوں من ازسادہ دلی [11] بروفا تکیہ کردم، وتُرا [12] ازدوستاں برگزیدم نقشِ [13] کج باختی [14]، وبامن [15] بیوفائی کردی [16]۔ خدارا بگو کہ آں زماں چہ جواب خواہی داد؟ وچہ عذر پیش خواہی آورد؟ وائے برمن کہ روزگار ہائے دراز [17] گزرد وخبر نداشتہ باشم کہ سراج الدین احمد کجاست وچہ حال دارد؟ اگر جفا بپاداشِ وفاست، بسم اللہ۔ ہرقدر توانی بفرمائے [18] کہ ایں جا مہر ووفا فراوان است۔ لاجرم جفا نیز باید کہ فراواں باشد۔ واگر خود ایں تغافل بواسطۂ [19] جرمے است کہ ازمن

---

[1] ریاض الافکار کا سالِ تالیف ۱۲۶۸ھ (مطابق ۱۸۵۲) عیسوی ہے۔ [2] غالب کے دوست، اور کلکتہ کے باشندے۔ کلیاتِ نثر فارسی (طبع ۱۲۸۴ھ/۱۸۶۸ء) میں ان کے نام غالب کے متعدد خطوط ہیں، کچھ خطوط متفرقاتِ غالب مرتبہ مسعود حسن رضوی (شائع کردہ رامپور، ۱۹۴۷ء) میں شامل ہیں۔ [3] یہاں جس خط کا اقتباس دیا گیا ہے وہ کلیاتِ نثر فارسی (طبع نولکشور ۱۸۶۸ء) میں صفحہ ۶۷ پر موجود ہیں، مگر اس کے متن میں نہ صرف یہ کہ اختلاف ہے بلکہ کلیات میں یہ خط طویل ہے۔ اختلافات ہم نے حاشیے میں نوٹ کردیے ہیں۔

[4] کلیات: زینہار صد زینہار اے مولوی سراج الدین الخ [5] کلیات: جہاں آفریں [6] کلیات: بنشیند [7] کلیات: من گریاں ومویہ کناں [8] کلیات: آویزم وگویم کہ ایں آں کس است کہ یک عمر الخ [9] کلیات: فریفت [10] کلیات: بُرد [11] کلیات: سادگی۔ [12] کلیات: وایں را [13] کلیات: نقش [14] کلیات: باخت [15] کلیات: بمن۔ [16] کلیات: کرد [17] کلیات: روزگارہا گزرد [18] کلیات: بیفزائے [19] کلیات: بباد افراہ جرمے دیگر است گناہ مرا خاطرنشان الخ

بوجوہ آمدہ زینہار نخست گناہ مرا خاطر نشان من باید کرد، آنگاہ[1] انتقام باید کشید، تا شکوہ[2] را میانہ گنجائی نباشد، و مرا زہرۂ گفتار نبود[3] - منم کہ معاش من[4] در گونہ گونہ رنج و رنگا رنگ، عذاب بہ معتاد[5] گفتار می ماند، خون در جگر و آتش در دل و خار در پیراہن و خاک [برسر و نالہ برلب[6]] ہیچ کافر بدیں روز گرفتار مباد، و ہیچ آفریدہ[7] ایں خواری مبیناد - راست بکش[8] می مانم کہ در صحرائے پاش[9] بگل فرو رفتہ باشد و ہر چند خواہد کہ بالا جہد نتواند و فرو رود[10] - [والسلام بالوف الاحترام][11]

---

[1] کلیات: وانگاہ [2] کلیات: "تا شکوہ درمیان نگنجد [3] کلیات: نباشد [4] کلیات: ازگونہ گوں رنج و رنگ رنگ عذاب [5] کلیات: بمعاد کفار ماند [6] کلیات: ندارد [7] کلیات: دشمن [8] کلیات: راست بہ تنہا روے مانم [9] کلیات: کہ در صحرای، پایش بگل فرو رود [10] کلیات: فروتر رود -

[11] کلیات: ندارد - کلیات نثر (ص ۶۰) میں یہ خط "فروتر رود" پر ہی ختم نہیں ہوجاتا - وہاں بعد کی عبارت یہ ہے: والا قدر نواب امین الدین احمد خاں بہادر گیتی را بر دلیش دیدمی و وصالش را زندگی دانستمی بکلکتہ رہگرای شد دیگر زندگی از بہر کہ خواہم؟ و دل را بدیدار کہ شادماں دارم؟ واماندگی من ازیں جا تواں سنجید کہ نتوانستم ہمپائیش کردن و روا داشتم او را تنہا گزاشتن می گفت کہ در کلکتہ یکے از دوستان خود بمن نشان دہ تا چوں بداں دیار رسیم مرا بکار آید تو باشد و غم خواری نماید گفتم حاشا کہ جز از مولوی سراج الدین ایں کار برنیاید و دلم جز بوے نشکیبد چناں کہ نامہ بنام نامی شما نوشتہ بوے سپردہ ام امید کہ چوں شما را دریابد آن مایہ مہربانی کنید کہ اندوہ تنہائی از دلش برخیزد و شما را بجاے من شناسد - والسلام -

ندوۃ المصنفین دہلی کی مطبوعات

کراچی میں

اقبال بک ڈپو

پیریڈ سے اسٹریٹ، ٹرام جنکشن

کراچی

سے مل سکتی ہیں

ندوۃ المصنفین دہلی کی جدید مطبوعات

بابت ۱۹۶۲ء

تفسیر مظہری، اردو جلد دوم	ہدیہ	تیرہ روپے
اسلامی دنیا دسویں صدی عیسوی میں	"	چھ روپے
معارف الآثار	"	چار روپے
نیل سے فرات تک	"	تین روپے

ناظم ندوۃ المصنفین، اردو بازار، جامع مسجد دہلی